دیوانِ غالب

نسخۂ شیرانی

مجلسِ ترقّیٔ ادب
۲۔ کلب روڈ۔ لاہور

Kutub Khana Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu
Urdu Bazar, Jama Masjid, Delhi-110006.

جملہ حقوق محفوظ

اشاعتِ اوّل : اگست ۱۹۶۹ء

تعداد ۱۱۰۰

ناشر : سید امتیاز علی تاج (ستارۂ امتیاز)
ناظم مجلس ترقی ادب۔ لاہور

مطبع : نوائے وقت پرنٹرز۔ لاہور

مہتمم : صالح محمّد

پازیٹو : رفیق ملک (الائیڈ پروسیس لاہور)

کتابت : فیضانِ پرویں۔ لاہور

طباعت سرورق : ظفر سنز پرنٹرز۔ لاہور

قیمت : [illegible] روپے

REVISED PRICE Rs. 5.00 DELHI

پیش لفظ

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں دیوانِ غالب اردو کا ایک نہایت اہم و نایاب مخطوطہ محفوظ ہے جو علمی دنیا میں نسخہ شیرانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ نسخہ حافظ محمود خاں شیرانی کے ذخیرہ کتب میں شامل ہے اور اس کا شمار غالب کے اردو دیوان کے قدیم ترین مخطوطات میں ہوتا ہے۔

دیوانِ غالب کا سب سے قدیم الکتابت مخطوطہ نواب فوجدار محمد خاں کا مملوکہ سمجھا جاتا تھا جس کا سنہ کتابت ۱۸۲۱ء ہے۔ یہ مخطوطہ نسخہ حمیدیہ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔
قدامتِ کتابت کے اعتبار سے نسخہ شیرانی اس سے اگلا قدم ہے۔ نسخہ شیرانی پر اگرچہ سن کتابت درج نہیں لیکن محققین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ نسخہ حمیدیہ کے بعد کتابت کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نسخے میں بعض ایسی غزلیات شامل ہیں جو نسخہ حمیدیہ کی کتابت (۱۸۲۱ء) کے بعد کہی گئی ہیں۔
اہلِ علم کا خیال ہے کہ نسخہ شیرانی ۱۸۲۷-۱۸۲۶ء کے قریب یعنی نسخہ حمیدیہ کے پانچ چھ سال بعد مرتب ہوا تھا۔ اس طرح مرزا غالب کے اردو کلام کی تاریخی ترتیب کے سلسلے میں نسخہ شیرانی ایک انتہائی اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے جس کے ذریعے مرزا غالب کا وہ کلام علیحدہ ہو جاتا ہے جو نسخہ حمیدیہ (۱۸۲۱ء) کے بعد کا ہے۔

ذخیرۂ شیرانی کا یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی ایک الماری میں حفاظت سے رکھا ہے۔ کلامِ غالب کو مختلف پہلوؤں سے سمجھنے، اس پر غور کرنے اور اسے ترتیب دینے کے لیے غالب کے طالب علموں کے لئے اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ اگر لاہور سے باہر رہتے ہوں تو لاہور کا سفر اختیار کریں

اور لائبریرین یونیورسٹی سے اجازت لے کر اور لائبریری میں بیٹھ کر اپنے مطالعے کے نتائج کی یادداشتیں مرتب کریں یا اس نسخے کی نقل حاصل کرنے کی کوشش عمل میں لائیں لیکن نقل بعض اوقات اتنی غلط بھی مہیا ہوئی کہ محقق اپنا کام مناسب صحت سے سرانجام نہ دے سکے۔ غالب پر کام کرنے والے اہلِ علم کی اس تکلیف کا خیال کر کے مجلس ترقی ادب اس یکتا و یگانہ جوہر گراں مایہ کو لائبریری کی الماری سے نکال کر من و عن فوٹو آفسٹ کی شکل میں عام کر رہی ہے۔ مرزا غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر مجلس ترقی ادب کی جانب سے اس نسخے کی اشاعت کو مرزا غالب کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت سمجھا جانا چاہیے۔ اب یہ نسخہ ہر اہلِ علم کی دسترس میں ہوگا اور محققین کو اس پر کام کرنے کے لیے خاطر خواہ سہولت ہو جائے گی۔

طباعت کی غرض سے نسخہ شیرانی عنایت کرنے کے لیے مجلس عبدالرحیم صاحب لائبریرین یونیورسٹی لائبریری لاہور کی احسان مند ہے۔ نسخے کے حصول، حفاظت اور نگرانی میں دلچسپی لینے اور ہر ممکن امداد دینے کے لیے گوہر نوشاہی صاحب کی اور فوٹو آفسٹ کی شکل میں اس کے جملہ محاسن برقرار رکھنے اور بعض بے احتیاطوں نے اصل مسودے میں جو عیب پیدا کر دیے تھے انھیں رفع کرنے کے لیے ذوالفقار احمد صاحب کی محنت کی شکر گزار ہے۔

ناشر

فہرست

غزلیات

مصرع اوّل	صفحات
۱۔ نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا	۱۔ب
۲۔ جنون گرم انتظار و نالہ بیتابی کمند آیا	۲۔ا
۳۔ عالم جہاں بعرضِ بساطِ وجود تھا	۲۔ب
۴۔ شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا	۲۔ب
۵۔ تنگی رفیقِ رہ تھی عدم یا وجود تھا	۳۔ا
۶۔ خود آرا وحشتِ چشمِ پری سے شب وہ بدخو تھا	۳۔ب
۷۔ کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا	۳۔ب
۸۔ ستایشگر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا	۳۔ب (حاشیہ)
۹۔ دوست غمخواری میں میری سعی فرماویں گے کیا	۴۔ا
۱۰۔ عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا	۴۔ب
۱۱۔ اُف نہ کی گو سوزِ غم سے بے محابا جل گیا	۵۔ا
۱۲۔ کارخانے سے جنوں کے بھی میں عریاں نکلا	۵۔ب
۱۳۔ دویدن کے کمیں جوں ریشۂ زیرِ زمیں پایا	۵۔ب
۱۴۔ شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا	۶۔ا
۱۵۔ دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا	۶۔ب
۱۶۔ دہر میں نقشِ وفا وجہ تسلی نہ ہوا	۶۔ب

۱۷۔ برہن شرم ہے باوصف شوخی اہتمام اس کا	۷۔ ا
۱۸۔ شب اختر قدحِ عیش نے محمل باندھا	۷۔ ب
۱۹۔ نہ ہوگا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا	۸۔ ا
۲۰۔ جب بہ تقریب سفر یار نے محمل باندھا	۸۔ ا
۲۱۔ نہ بھولا اضطراب دم شماری انتظار اپنا	۸۔ ب
۲۲۔ محرم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا	۹۔ ا
۲۳۔ ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا	۹۔ ا (حاشیہ)
۲۴ شب کو ذوقِ گفتگو سے تیری دل بیتاب تھا	۹۔ ب
۲۵۔ یک گام بے خودی سے لوٹیں بہار صحرا	۱۰۔ ا
۲۶۔ نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا	۱۰۔ ا
۲۷۔ لب خشک در تشنگی مردگاں کا	۱۰۔ ب
۲۸۔ کیا کس شوخ نے نازاز سر تمکیں نشستن کا	۱۱۔ ا
۲۹۔ یاد روزے کہ نفس سلسلۂ یارب تھا	۱۱۔ ب
۳۰۔ کس کا خیال آئینۂ انتظار تھا	۱۲۔ ا
۳۱۔ زبس خوں گشتۂ رشک وفا تھا وہم بسمل کا	۱۲۔ ب
۳۲۔ بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا	۱۲۔ ب
۳۳۔ رات دن گرم خیال جلوۂ جانانہ تھا	۱۳۔ ا
۳۴۔ کرے گر حیرت نظارہ طوفاں نکتہ گوئی کا	۱۳۔ ب
۳۵۔ بسکہ جوشِ گریہ سے زیروزبر ویرانہ تھا	۱۴۔ ا
۳۶۔ شب کہ دل زخمی عرض دو جہاں تیر آیا	۱۴۔ ا
۳۷۔ سیر آنسوئے تماشا ہے طلب گاروں کا	۱۴۔ ب

۳۸۔	شب خمارِ شوق ساقی رستخیز اندازہ تھا	۱۵۔ ا
۳۹۔	عیادت سے زبس ٹوٹا ہے دل یاران غمگیں کا	۱۵۔ ب
۴۰۔	پئے نذر کرم تحفہ ہے شرم نارسائی کا	۱۵۔ ب
۴۱۔	ضعفِ جنوں کو وقت طپش در پہ دور تھا	۱۶۔ ا
۴۲۔	نہ حسن تماشا دوست رسوا بے وفائی کا	۱۶۔ ب
۴۳۔	یک ذرۂ زمیں نہیں بیکار باغ کا	۱۷۔ ا
۴۴۔	قطرہ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا	۱۷۔ ا
۴۵۔	وہ میری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا	۱۷۔ ب
۴۶۔	پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا	۱۸۔ ا
۴۷۔	تو دوست کسو کا بھی ستمگر نہوا تھا	۱۸۔ ب
۴۸۔	شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوت ناموس تھا	۱۹۔ ا
۴۹۔	عرضِ نیاز عشق کے قابل نہیں رہا	۱۹۔ ا
۵۰۔	طاؤس در رکاب ہے ہر ذرہ آہ کا	۱۹۔ ب
۵۱۔	خود پرستی سے رہے باہم دگر ناآشنا	۲۰۔ ا
۵۲۔	بہار رنگ خون گل ہے ساماں اشکباری کا	۲۰۔ ب
۵۳۔	خلوت آبلۂ پا میں ہے جولاں میرا	۲۱۔ ا
۵۴۔	عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا	۲۱۔ ب
۵۵۔	بسکہ ہے مے خانہ ویراں جوں بیابان خراب	۲۲۔ ا
۵۶۔	پھر ہوا وقت کہ ہو بالکشا موج شراب	۲۲۔ ب
۵۷۔	ہے بہاراں میں خزاں حاصل خیال عندلیب	۲۳۔ ا
۵۸۔	جاتا ہوں جدھر سب کی اٹھے ہے ادھر انگشت	۲۳۔ ب

۵۹۔	نیم رنگی جلوہ ہے بزم تجلی زار دوست	۲۴۔ ا
۶۰۔	رہا گر کوئی تا قیامت سلامت	۲۴۔ ب
۶۱۔	ناز لطفِ عشق با وصف توانائی عبث	۲۵۔ ا
۶۲۔	گلشن میں بند و بست بضبطِ دگر ہے آج	۲۵۔ ب
۶۳۔	جنبشِ ہر برگ سے ہے گُل کے لب کو اختلاج	۲۵۔ ب
۶۴۔	بیدل نہ ناز وحشت جیب دریدہ کھینچ	۲۶۔ ا
۶۵۔	قطع سفر ہستی و آرام وفا ہیچ	۲۶۔ ب
۶۶۔	نوازشِ نفس آشنا کہاں ورنہ ۔ برنگ نے ہے نہاں در ہر استخواں فریاد	۲۷۔ ا
۶۷۔	حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد	۲۷۔ ا
۶۸۔	بلا سے ہیں جو بہ پیش نظر در و دیوار	۲۷۔ ب
۶۹۔	بسکہ مائل ہے وہ رشک ماہتاب آئینہ پر	۲۸۔ ا
۷۰۔	نہیں بندِ زلیخا بے تکلف ماہ کنعاں پر	۲۸۔ ب
۷۱۔	صفائے حیرت آئینہ ہے سامان زنگ آخر	۲۹۔ ا
۷۲۔	بینش بسعی ضبط جنوں نو بہار تر	۲۹۔ ب
۷۳۔	دیا یاروں نے بے ہوشی میں درماں کا فریب آخر	۲۹۔ ب
۷۴۔	فسون یک دلی ہے لذت بیداد دشمن پر	۳۰۔ ا
۷۵۔	حسن خود آرا کو ہے مشق تغافل ہنوز	۳۰۔ ب
۷۶۔	بیگانۂ وفا ہے ہوائے چمن ہنوز	۳۰۔ ب
۷۷۔	چاک گریباں کو ہے ربط تامل ہنوز	۳۱۔ ا
۷۸۔	حریف مطلب مشکل نہیں فسونِ نیاز	۳۱۔ ب
۷۹۔	کو بیابان تمنا و کجا جولان عجز	۳۲۔ ا

۸۰۔ داغ اطفال ہے دیوانہ بکہسار ہنوز ۳۲۔ ب
۸۱۔ نہ گل نغمہ ہوں نہ پردہ ساز ۳۲۔ ب
۸۲۔ نہ بندھا تھا بعدم نقش دل مور ہنوز ۳۳۔ ا
۸۳۔ حاصل دلبستگی ہے عمر کوتاہ اور بس ۳۳۔ ب
۸۴۔ کب فقیروں کو رسائی بتِ مے خوار کے پاس ۳۴۔ ا
۸۵۔ دشتِ الفت میں ہے خاک کشتگاں محبوس و بس ۳۴۔ ا
۸۶۔ کرتا ہے بیاد بت رنگیں دل مایوس ۳۴۔ ب
۸۷۔ ہوئی ہے بسکہ صرف مشق تمکین بہانہ آتش ۳۴۔ ب
۸۸۔ باقلیم سخن ہے جلوہ گرد سواد آتش ۳۵۔ ا
۸۹۔ جادہ راہ خور کو وقت شام ہے تار شعاع ۳۵۔ ب
۹۰۔ رُخِ نگار سے ہے سوز جاودانی شمع ۳۶۔ ا
۹۱۔ عشاق اشکِ چشم سے دھوویں ہزار داغ ۳۶۔ ا
۹۲۔ بلبلوں کو دور سے کرتا ہے منعِ بارِ باغ ۳۶۔ ب
۹۳۔ نامہ بھی لکھتے ہو تو بہ خطِ غبار حیف ۳۷۔ ا
۹۴۔ عیسیٰ مہرباں شفاریز یک طرف ۳۷۔ ا
۹۵۔ زخم پر باندھے ہیں کب طفلانِ بے پروا نمک ۳۷۔ ب
۹۶۔ آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک ۳۸۔ ا
۹۷۔ آئے ہیں پارہ ہائے جگر درمیان اشک ۳۸۔ ب
۹۸۔ گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا نمانگ ۳۸۔ ب
۹۹۔ بدر ہے آئینہ طاق ہلال ۳۹۔ ا
۱۰۰۔ ہے کس قدر ہلاک فریب وفائے گل ۳۹۔ ب

۱۰۱	ہوں بوحشت انتظار آوارہ دشت خیال	۴۰-ا
۱۰۲	بہر عرض حال شبنم سے رقم ایجاد گل	۴۰-ب
۱۰۳	گرچہ ہے یک بیضہ طاؤس آساتنگ دل	۴۱-ا
۱۰۴	اثر کمندی فریاد نارسا معلوم	۴۱-ا
۱۰۵	از انجا کہ حسرت کش یار ہیں ہم	۴۱-ب
۱۰۶	بسکہ ہیں بدمست بشکنِ میخانہ ہم	۴۲-ا
۱۰۷	جس دم کہ جادہ وار ہو تار نفس تمام	۴۲-ب
۱۰۸	رہتے ہیں افسردگی سے سخت بیدردانہ ہم	۴۲-ب
۱۰۹	خوش وحشتے کہ عرضِ جنونِ وفا کروں	۴۳-ا
۱۱۰	آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں	۴۳-ا (حاشیہ)
۱۱۱	ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں	۴۳-ا (حاشیہ)
۱۱۲	وہ فراق اور وہ وصال کہاں	۴۳-ب
۱۱۳	نالہ جز حسنِ طلب اے ستم ایجاد نہیں	۴۳-ب (حاشیہ)
۱۱۴	آنسو کہوں کہ آہ سوارِ ہوا کہوں	۴۴-ا
۱۱۵	ہم سے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن	۴۴-ب
۱۱۶	مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں	۴۴-ب
۱۱۷	طاؤس نمط داغ کے گر رنگ نکالوں	۴۵-ا
۱۱۸	عشق تاثیر سے نومید نہیں	۴۵-ب
۱۱۹	کیا ضعف میں امید کو دل تنگ نکالوں	۴۶-ا
۱۲۰	صاف ہے از بسکہ عکسِ گل سے گلزارِ چمن	۴۶-ب
۱۲۱	جوں مردمکِ چشم میں ہوں جمع نگاہیں	۴۶-ب

۱۲۲۔	حسرت کش یک جلوہ معنی ہیں نگاہیں	۴۷۔ ا
۱۲۳۔	سودائے عشق سے دم سرد کشیدہ ہوں	۴۷۔ ا
۱۲۴۔	مرگ شیریں ہو گئی تھی کوہ کن کی فکر میں	۴۷۔ ب
۱۲۵۔	ہوں در جگر نہفتہ بہ زردی رسیدہ ہوں	۴۸۔ ا
۱۲۶۔	بقدر لفظ و معنی فکرت احرام گریباں ہیں	۴۸۔ ب
۱۲۷۔	جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں	۴۸۔ ب
۱۲۸۔	جس جا کہ پائے سیل بلا درمیاں نہیں	۴۹۔ ا
۱۲۹۔	فتادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں	۴۹۔ ب
۱۳۰۔	سرشک آشفتہ سر تھا قطرہ زن مژگاں سے جانے میں	۵۰۔ ا
۱۳۱۔	ہے ترحم آفریں آرائش بیداد یہاں	۵۰۔ ب
۱۳۲۔	ظاہرا سر پنجۂ افتادگاں گیرا نہیں	۵۰۔ ب
۱۳۳۔	ضبط سے مطلب بجز وارستگی دیگر نہیں	۵۱۔ ا
۱۳۴۔	پانوں میں جب وہ حنا باندھتے ہیں	۵۱۔ ب
۱۳۵۔	اے نوا ساز تماشا سر بکف جلتا ہوں میں	۵۲۔ ا
۱۳۶۔	تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں	۵۲۔ ا
۱۳۷۔	تن بہ بند ہوس در ندادہ رکھتے ہیں	۵۲۔ ب
۱۳۸۔	دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں	۵۳۔ ا
۱۳۹۔	بہ غفلت عطر گل ہم آگہی مخمور ملتے ہیں	۵۳۔ ب
۱۴۰۔	فزوں کی دوستوں نے حرص قاتل ذوق کشتن میں	۵۳۔ ب
۱۴۱۔	مرے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں	۵۴۔ ا
۱۴۲۔	دیکھیے مت چشم کم سے سوئے ضبط افسردگاں	۵۴۔ ب

۱۴۳۔	بے دماغی حیلہ جوئے ترکِ تنہائی نہیں	۵۴-ب
۱۴۴۔	ہوئی ہیں آب شرم کوششِ بیجا سے تدبیریں	۵۵-ا
۱۴۵۔	غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں	۵۵-ب
۱۴۶۔	وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہو	۵۶-ا
۱۴۷۔	وہاں پہنچ کر جو غش آتا پئے ہم ہے ہم کو	۵۶-ا (حاشیہ)
۱۴۸۔	بے درد سر بسجدۂ الفت فرو نہو	۵۶-ب
۱۴۹۔	حسد پیمانہ ہے دل عالم آب تماشا ہو	۵۶-ب
۱۵۰۔	مبادا بے تکلف فصل کو برگ و نوا کم ہو	۵۷-ا
۱۵۱۔	رنگِ طرب ہے صورتِ عہد وفا کرو	۵۷-ب
۱۵۲۔	رفتار سے شیرازہ اجزائے قدم باندھ	۵۸-ا
۱۵۳۔	جز دل سُراغ درد بدل خفتگاں نہ پوچھ	۵۸-ب
۱۵۴۔	خلق ہے صفحۂ عبرت سے سبق ناخواندہ	۵۸-ب
۱۵۵۔	بسکہ مے پیتے ہیں ارباب فنا پوشیدہ	۵۹-ا
۱۵۶۔	جوش دل ہے مجھ سے حسن فطرت بیدل نہ پوچھ	۵۹-ب
۱۵۷۔	شکوہ و شکر کا ثمر بیم و امید کو سمجھ	۵۹-ب
۱۵۸۔	از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ	۶۰-ا
۱۵۹۔	کلفت ربط این و آں غفلت مدعا سمجھ	۶۰-ب
۱۶۰۔	دل ہی نہیں کہ منتِ درباں اٹھایئے	۶۱-ا
۱۶۱۔	ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے	۶۱-ا (حاشیہ)
۱۶۲۔	کب سُنے ہے وہ کہانی میری	۶۱-ا (حاشیہ)
۱۶۳۔	مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے	۶۱-ب

۱۶۴۔ بساطِ عجز میں تھا ایک دل یک قطرۂ خوں وہ بھی ۶۲۔ ا
۱۶۵۔ ہے بزمِ بتاں میں سخن آزردہ لبوں سے ۶۲۔ ب
۱۶۶۔ غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی ۶۲۔ ب
۱۶۷۔ پھونکتا ہے نالہ ہر شب صورِ اسرافیل کی ۶۳۔ ا
۱۶۸۔ کیا ہے ترکِ دنیا کاہلی سے ۶۳۔ ب
۱۶۹۔ حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی ۶۳۔ ب
۱۷۰۔ نگاہ اس چشم کی افزوں کرے ہے ناتوانائی ۶۴۔ ا
۱۷۱۔ کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے ۶۴۔ ب
۱۷۲۔ درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے ۶۵۔ ا
۱۷۳۔ سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے ۶۵۔ ب
۱۷۴۔ گر خاموشی سے فائدہ اخفائے حال ہے ۶۶۔ ا
۱۷۵۔ بزمِ خوباں بسکہ جوشِ جلوہ سے پُر نور ہے ۶۶۔ ب
۱۷۶۔ بسکہ حیرت سے زپا افتادۂ زنہار ہے ۶۷۔ ا
۱۷۷۔ تغافل مشربی سے ناتوانی بسکہ پیدا ہے ۶۷۔ ب
۱۷۸۔ بے خود زبسکہ خاطرِ بے تاب ہوگئی ۶۸۔ ا
۱۷۹۔ بہ بزمِ مے پرستی حسرتِ تکلیف بیجا ہے ۶۸۔ ب
۱۸۰۔ عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی ۶۹۔ ا
۱۸۱۔ رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے ۶۹۔ ب
۱۸۲۔ ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے ۷۰۔ ا
۱۸۳۔ دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے ۷۰۔ ب
۱۸۴۔ اے خیالِ وصل نادر ہے مے آشامی تری ۷۱۔ ا

۱۸۵-	گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے	۷۱-ب
۱۸۶-	فرصت آئینہ صد رنگ خود آرائی ہے	۷۲-ا
۱۸۷-	ربط تمیز اعیاں دردِ مے صدا ہے	۷۲-ا
۱۸۸-	خدایا دل کہاں تک دن بصد رنج و تعب کاٹے	۷۲-ب
۱۸۹-	گر یاس سر نہ کھینچے تنگی عجب فضا ہے	۷۳-ب
۱۹۰-	داغ پشت دست عجز شعلہ خس بدنداں ہے	۷۳-ب
۱۹۱-	پھر کچھ ایک دل کو بے قراری ہے	۷۴-ا
۱۹۲-	ہر رنگ سوز پردہ یک ساز ہے مجھے	۷۴-ب
۱۹۳-	کہوں کیا گرم جوشی مے کشی میں شعلہ رویاں کی	۷۴-ب
۱۹۴-	جنوں تہمت کش تسکیں نہ ہو گر شادمانی کی	۷۵-ا
۱۹۵-	نکوہش ہے سزا فریادی بیداد دلبر کی	۷۵-ب
۱۹۶-	نگاہِ ناز نے جب عرض تکلیف شرارت کی	۷۶-ا
۱۹۷-	ضبط سے جوں مردمک اسپند اقامت گیر ہے	۷۶-ا
۱۹۸-	خبر نگہ کو نگہ چشم کو عدو جانے	۷۶-ب
۱۹۹-	ذوقِ خودداری خراب وحشت تسخیر ہے	۷۷-ا
۲۰۰-	دیکھ تیری خوئے گرم دل بہ تپش رام ہے	۷۷-ا
۲۰۱-	سوختگاں کی خاک میں ریزش نقش داغ ہے	۷۷-ب
۲۰۲-	بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے	۷۸-ا
۲۰۳-	نشۂ مے بے چمن دود چراغ کشتہ ہے	۷۸-ب
۲۰۴-	صبح سے معلوم آثار ظہور شام ہے	۷۸-ب
۲۰۵-	چشم خوباں خامشی میں بھی نوا پرداز ہے	۷۹-ا

۲۰۶۔ آ کہ میری جان کو قرار نہیں ہے ۷۹۔ ب

۲۰۷۔ ہوا جب حسن کم خط بر عذار سادہ آتا ہے ۸۰۔ ا

۲۰۸۔ بہ فکر حیرت رم آئینہ پرواز زانو ہے ۸۰۔ ا

۲۰۹۔ ہجوم غم سے یہاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے ۸۰۔ ب

۲۱۰۔ ہم زباں آیا نظر فکر سخن میں تو مجھے ۸۰۔ ب

۲۱۱۔ نہ ہوئی گر میرے مرنے سے تسلی نہ سہی ۸۱۔ ا

۲۱۲۔ دل بیمار از خود رفتہ تصویر نہالی ہے ۸۱۔ ب

۲۱۳۔ عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے ۸۲۔ ا

۲۱۴۔ تغافل دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے ۸۲۔ ا

۲۱۵۔ تشنہ خون تماشا جو وہ پانی مانگے ۸۲۔ ب

۲۱۶۔ کاوش دزد حنا پوشیدۂ افسوں ہے مجھے ۸۳۔ ا

۲۱۷۔ گلشن کو تیری صحبت از بسکہ خوش آئی ہے ۸۳۔ ب

۲۱۸۔ جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی ۸۴۔ ا

۲۱۹۔ یوں بعد ضبط اشک پھروں گرد یار کے ۸۴۔ ا

۲۲۰۔ اگر گل حسن والفت کی بہم جوشیدنی جانے ۸۴۔ ب

۲۲۱۔ عاشق نقاب جلوہ جانانہ چاہیئے ۸۵۔ ا

۲۲۲۔ چاہیئے خوباں کو جتنا چاہیئے ۸۵۔ ب

۲۲۳۔ خواب جمعیت محمل ہے پریشاں مجھ سے ۸۶۔ ا

۲۲۴۔ جوہر آئینہ ساں مژگاں بدل آسودہ ہے ۸۶۔ ا

۲۲۵۔ ہر قدم دوری منزل ہے نمایاں مجھ سے ۸۶۔ ب

۲۲۶۔ اے خوشا وقتے کہ ساقی یک خمستاں وا کرے ۸۷۔ ا

۲۲۷۔	چاک کی خواہش اگر وحشت بعریانی کرے	۸۷۔ ب
۲۲۸۔	وہ آکے خواب میں تسکین اضطراب تو دے	۸۸۔ ا
۲۲۹۔	عذار یار نظر بند چشم گریاں ہے	۸۸۔ ا
۲۳۰۔	عیادت بسکہ تجھ سے گرمی بازار بستر ہے	۸۸۔ ب
۲۳۱۔	خطر ہے رشتۂ الفت رگ گردن نہ ہو جاوے	۸۹۔ ا
۲۳۲۔	نوائے خفتۂ الفت اگر بیتاب ہو جاوے	۸۹۔ ب
۲۳۳۔	فریاد کی کوئی لے نہیں ہے	۸۹۔ ب
۲۳۴۔	بہار تعزیت آباد عشق ماتم ہے	۹۰۔ ا
۲۳۵۔	شفق بدعوی عاشق گواہ رنگیں ہے	۹۰۔ ب
۲۳۶۔	دل سراپا وقف سودائے نگاہ تیز ہے	۹۰۔ ب
۲۳۷۔	تا چند ناز مسجد و مے خانہ کھینچیے	۹۱۔ ا
۲۳۸۔	داماں دل بوہم تماشا نہ کھینچیے	۹۱۔ ب
۲۳۹۔	ترجبیں رکھتی ہے شرم قطرہ سامانی مجھے	۹۲۔ ا
۲۴۰۔	یاد ہے شادی میں عقدہ نالہ یارب مجھے	۹۲۔ ب
۲۴۱۔	کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آجائے ہے مجھ سے	۹۲۔ ب
۲۴۲۔	مژہ پہلوئے چشم اے جلوۂ ادراک باقی ہے	۹۳۔ ا
۲۴۳۔	بسکہ سودائے خیال زلف وحشتناک ہے	۹۳۔ ب
۲۴۴۔	زبسکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے	۹۴۔ ا
۲۴۵۔	شکل طاؤس گرفتار بنایا ہے مجھے	۹۴۔ ا
۲۴۶۔	رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گیا	۹۴۔ ب
۲۴۷۔	شوخی مضراب جولاں آبیار نغمہ ہے	۹۵۔ ا

۲۴۸۔ خود فروشی ہائے ہستی بسکہ جائے خندہ ہے	۹۵۔ ب
۲۴۹۔ حسن بے پروا خریدار متاع جلوہ ہے	۹۵۔ ب
۲۵۰۔ جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی	۹۶۔ ا
۲۵۱۔ جنوں رسوائی وارستگی تدبیر بہتر ہے	۹۶۔ ب
۲۵۲۔ وحشت کہاں کہ بے خودی انشا کرے کوئی	۹۷۔ ا
۲۵۳۔ باغ پاکر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے	۹۷۔ ا
۲۵۴۔ کوہ کے ہوں بار خاطر گر صدا ہو جائیے	۹۷۔ ب
۲۵۵۔ گریہ سرشاری شوق بیاباں زدہ ہے	۹۸۔ ا
۲۵۶۔ خواب غفلت بکمیں گاہ نظر پنہاں ہے	۹۸۔ ب
۲۵۷۔ مستی بذوق غفلت ساقی ہلاک ہے	۹۸۔ ب
۲۵۸۔ غم وعشرت قدم بوس دل تسلیم آیین ہے	۹۹۔ ا
۲۵۹۔ مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کئے ہوئے	۹۹۔ ب
۲۶۰۔ پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب	۱۰۰۔ ا
۲۶۱۔ دیکھتا ہوں وحشت شوق خروش آمادہ سے	۱۰۰۔ ا
۲۶۲۔ نظر پرستی و بیکاری خود آرائی	۱۰۰۔ ب
۲۶۳۔ کوشش ہمہ بیتاب تردد شکنی ہے	۱۰۱۔ ا
۲۶۴۔ گلستاں بے تکلف پیش پا افتادہ مضموں ہے	۱۰۱۔ ب
۲۶۵۔ منت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے	۱۰۲۔ ا
۲۶۶۔ گدلائے طاقت تقریر ہے زباں تجھ سے	۱۰۲۔ ب
۲۶۷۔ جس جا نسیم شانہ کش زلف یار ہے	۱۰۲۔ ب
۲۶۸۔ حکم بیتابی نہیں اور آرمیدن منع ہے	۱۰۳۔ ا

۲۶۹۔ چارسوئے عشق میں صاحب دکانی مفت ہے ۱۰۳۔ ب
۲۷۰۔ قتلِ عشاق نہ غفلت کش تدبیر آوے ۱۰۴۔ ا
۲۷۱۔ تاچند نفس غفلتِ ہستی سے بر آوے ۱۰۴۔ ا
۲۷۲۔ خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے ۱۰۴۔ ب
۲۷۳۔ بیتابی یاد دوست ہمرنگ تسلی ہے ۱۰۵۔ ا
۲۷۴۔ بنقص ظاہری رنگِ کمال طبع پنہاں ہے ۱۰۵۔ ب
۲۷۵۔ آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے ۱۰۶۔ ا
۲۷۶۔ تمام اجزائے عالم صید دام چشم گریاں ہے ۱۰۶۔ ب

قطعات

۱۔ یاس تمثال بہار آئینہ استغنا، ۱۰۷۔ ا
۲۔ وہم آئینہ پیدائے تمثال یقیں
گرد رہ سرمہ کش دیدہ ارباب یقیں ۱۰۹۔ ا